

(ڈر کر) کیا فیصلہ راشدہ؟

آپ بتائیں یہاں کا خرچ کون دے گا؟ آپ کو عاصم سے امید ہے کہ وہ خرچ چلائے گا یہاں کا؟ (جاتے ہوئے) اب کچھ وقت تو وہ چلا دیں گے، لیکن ہمیشہ تو نہیں ناں۔ آپ لوگوں کو خود سوچنا چاہیے۔

(آہستہ) وہ آجائے گی تو سب خرچ اٹھائے گی..... تو کیا سمجھتی ہے راشدہ، کیا وہ ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض رہ سکتی ہے؟ بے وقوف ٹھیک ہے اب میں اس کا سر نہیں ہوں، استاد ہوں..... لیکن سر کی اتھاہ بتانے والا تو باپ سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ (وقفہ) چلی گئی..... (ہنس کر) کیوں ستارہ، سن رہی ہے بیٹے؟ میں تو اندھا ہوں، تجھے تلاش کرنے کہاں نکلوں لیکن میرے سر تجھے ڈھونڈ لیں گے۔ (تان پورہ اٹھا کر بجاتا ہے، پھر کہتا ہے) یہ راگ بنیادی چھ راگوں میں سے ایک ہے۔ الاپ کرتے وقت اس میں گندھار دھیوت اور نکھار پر اندولن کرنا چاہیے..... مدھم پر قیام کرنا بیٹے کیونکہ یہ وادی سر ہے اور جندھ لگا کر تمام سر ادا کرنا۔ لے، محبت کے ساتھ میرے پیچھے پیچھے کہہ ستارہ..... ساگا مادھانی سا..... سانی دھاما گا سا۔

کٹ

سن 9 ان ڈور رات

(بیڈ روم۔ ستارہ اور سکندر سو رہے ہیں۔ مالکونس کی سرگم اس پر سپر امپوز ہوتی ہے۔ ستارہ کی آنکھ یکدم کھلتی ہے۔ وہ اٹھ کر بے قرار سی کھڑکی تک جاتی ہے۔ پھر وہ چل کر باہر آتی ہے۔ Living room سے اپنا تان پورہ اٹھاتی ہے اور باہر میز پر آکر فرش پر بیٹھتی ہے۔ یہاں وہ یکدم آنکھیں بند کر کے جیسے Trance میں راگ اٹھاتی ہے۔ استاد فضلی اور ستارہ مل کر راگ مالکونس گاتے ہیں۔ اس میں باپ کا چہرہ کبھی کبھی ستارہ کے

چہرے پر اور لیپ ہوتا ہے۔ کبھی کٹ کر کے ستارہ کا چہرہ دکھاتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد سکندر ڈسٹرب ہونے لگتا ہے۔ پھر کروٹیں لیتا ہے۔ اٹھ بیٹھتا ہے۔ باہر میسر پر آتا ہے۔ اس وقت ستارہ بڑے جوش سے الاپ کر رہی ہے۔ سکندر کڑک کر کہتا ہے۔

سکندر: ستارہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟ (ستارہ یکدم ہاتھ سے روکتی ہے، جیسے گہری تپسیا سے جاگ ہو.....)

ستارہ: جی!

سکندر: یہ آپ آدھی رات کو کیا کر رہی ہیں؟

ستارہ: (شرمندہ ہو کر) وہ سکندر میں..... وہ پتہ نہیں.....

سکندر: وی آئی پی لوگوں کا علاقہ ہے، آدھی رات کو میسر پر یوں اودھم مچانا۔ ایک تو آپ Eccentric بہت ہیں خدا قسم!

ستارہ: (سر جھکا کر) Eccentric نہیں سکندر، پاگل کہو..... دیوانی، پاگل.....

سکندر: خیر اب آپ مجھے Guilty نہ کریں۔ یہ آرام کا وقت ہے اور بالغرض آپ کو پریکٹس ہی کرنا ہو تو آپ اندر کر سکتی ہیں۔

ستارہ: پتہ نہیں سکندر..... میں تمہیں سچ بتاتی ہوں مجھے معلوم نہیں کہ..... میں باہر کیوں آئی..... اور گانے کیوں لگی۔ کوئی طاقت تھی، جیسے مجھے کسی نے پکارا تھا۔

سکندر: ایک تو خدا کے لئے آپ ایسی سپر نیچرل باتیں کرنا چھوڑ دیں پلیز۔ ہر وقت ہوا میں، پھولوں میں، پتوں میں کچھ نہیں ہوتا۔

ستارہ: (سکندر کے ہاتھ پکڑ کر) ضرور سکندر، ضرور..... جو کچھ تم کہو گے، چھوڑ دوں گی۔ جو کچھ بھی تمہارے اور میرے درمیان حائل ہوگا، سب کو اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔ صرف..... صرف تم..... میرے اور اپنے درمیان آکر نہ کھڑے ہو جانا۔

تمہیں میں کیسے پرے کر سکوں گی!

(سکندر اس کے کندھے کے گرد بددلی سے بازو حائل کرتا ہے، لمبی جہائی لیتا ہے اور دونوں

اندر جاتے ہیں۔ کیمرا تان پورے پر جاتا ہے۔ اس میں سے مالکونس کے الاپ کی آواز

(آتی ہے۔)

کٹ

سین 10 آؤٹ ڈور دن

(ایک خوبصورت سافلی سیٹ لگا ہوا ہے۔ اس پر عاشی ماڈرن لڑکی کے روپ میں سگریٹ ہاتھ میں لئے کھڑی ہے۔ کمرہ مین اور باقی عملہ گھوم پھر رہا ہے۔ ایک طرف سکندر کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ عاشی سیٹ پر سے اتر کر آتی ہے اور سکندر سے ماچس مانگتی ہے۔ سکندر لاسٹر جلاتا ہے۔ عاشی جھک کر سگریٹ سلگاتی ہے، شکریہ کہتی ہے اور واپس جاتی ہے۔ سکندر اس کی طرف دیکھتا ہے۔ عاشی سگریٹ پیتی سیٹ پر پہنچی ہے۔ ڈائریکٹر کی آواز آتی ہے۔)

ڈائریکٹر: کونک..... کونک!

سٹارٹ ساؤنڈ..... (کلیپ بوائے سامنے آتا ہے) ٹیک ون..... میڈم عاشی جی، سگریٹ پلیز.....

(عاشی سگریٹ بجھاتی ہے اور مسکرا کر سکندر کی طرف دیکھتی ہے۔ سکندر کچھ حیران سا ہو کر نظریں جھکاتا ہے۔)

کٹ

سین 11 ان ڈور رات

(ستارہ پنک پر لیٹی ہوئی ہے۔ سکندر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھا ہے۔ پہلے وہ کوٹ اتارتا ہے، پھر مانی کھولتا ہے اور جوتے جرابیں اتارتا ہے۔ اس کے بعد کریم کی شیشی سے کریم نکالتا ہے۔ ہاتھوں پر ملتا ہے۔ دو ایک بار آئینے میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ ستارہ کے

ہاتھ میں ایک رسالہ ہے۔ وہ پہلے تصویریں دیکھتی ہوئی باتیں کرتی ہے، پھر رفتہ رفتہ اسے غصہ چڑھتا جاتا ہے اور آخر میں وہ بالکل نڈھال ہو جاتی ہے۔

ستارہ: سکندر تم خدا کے لئے میری نیت پر تو شبہ نہ کرو۔

سکندر: مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں سکندر ہی نہیں رہا..... کوئی چہرہ اسی سا، کوئی چہرہ ہمارا سکول سے بھاگا ہوا لڑکا ہوں میں شاید.....

ستارہ: کمال ہے!

سکندر: یہ سارا آپ کا کمال ہے۔

ستارہ: کیسی باتیں کر رہے ہو آج تم!

سکندر: آپ مجھے کوئی فیصلے تو کرنے دیں اپنی مرضی سے۔ ریکارڈنگ ٹائم آپ مقرر کرتی ہیں..... یہ آپ طے کرتی ہیں کہ میں کس کی فلم میں گاؤں، کس کی فلم میں نہ گاؤں..... ریہرسلز آپ کی مرضی کے بغیر طے نہیں ہو سکتیں..... میں ہر گانے کا کتنا ایڈوانس لوں گا، کس وقت لوں گا یہ سب آپ کی Headache ہے۔ میرا کام تو صرف اتنا ہے کہ مائیکروفون کے ساتھ وقت پر اپنا گلا حاضر کر دیا۔

ستارہ: سکندر! میں انڈسٹری میں بہت دھکے کھا چکی ہوں۔ میں ان گھاگ لوگوں کو، ان لیٹروں کو، ان سب بگلا بھگتوں کو پرانا جانتی ہوں۔ میں تمہیں تلخ تجربوں سے بچانا چاہتی ہوں، صرف اتنی سی بات ہے۔

سکندر: آپ مہربانی سے یہ وہم اپنے ذہن سے نکال دیں کہ آپ مجھے تلخ تجربوں سے بچا رہی ہیں..... آپ صرف مجھے Manage کرنا چاہتی ہیں۔ آپ یہ ظاہر کرنا چاہتی ہیں کہ دیکھو، یہ میرا پروردہ ہے..... اسے میں نے انڈسٹری میں Introduce کر لیا ہے..... یہ ایک قدم میرے بغیر نہیں اٹھا سکتا۔

ستارہ: (بڑے دکھ سے) یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو سکندر؟

سکندر: جب میں آپ کے ساتھ ریکارڈنگ کے لئے جاتا ہوں تو خدا قسم مجھے کئی بار اپنے آپ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں آپ کے پروں پر اڑنے

کی کوشش کر رہا ہوں۔ کوئی غیرت مند مرد اپنی بیوی کی قوت پر بھروسہ نہیں کر سکتا..... نہیں کر سکتا۔

ستارہ: سکندر! اب منزل دور نہیں۔ تمہارا مقام تو اب تم سے دو چار قدم پر ہے۔ اب دیر نہیں ہے، پھر تم اپنے پروں پر اڑنے لگو گے۔ پھر..... نجانے کیا ہوگا!

سکندر: کبھی کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ کاش میں اس پروینشن میں نہ آیا ہوتا..... مجھے اتنی شہرت نہ ملی ہوتی..... میں ایک معمولی رکیل ہوتا، دیوانی مقدے لڑنے والا۔

ستارہ: کیوں سکندر، کیوں؟

سکندر: میں..... احسان تلے دبنا نہیں چاہتا..... اور اور..... میری زندگی کا ہر لمحہ آپ کا احسان مند ہے۔

(ستارہ پلنگ پر سے اٹھتی ہے اور سکندر کے پاس جا کر اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں ڈالتی ہے۔)

ستارہ: بات کیا ہے سکندر؟ خدا کے لئے سچ بچ کہو۔

سکندر: مجھے لگتا ہے جیسے ساری انڈسٹری مجھے آپ کی وجہ سے قبول کرتی ہے۔

ستارہ: ایسا نہیں ہے سکندر!

سکندر: میرا جو گانا ہٹ ہوتا ہے، آپ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ستارہ: مجھ پر اعتبار کرو، ایسا نہیں ہے۔ تم اپنے Right میں اپنی جگہ جائز طور پر بہت بڑے گلوکار ہو.....

سکندر: آپ کے گانے کے سامنے میرا دیا نہیں جلتا..... میں چور آنکھوں سے دیکھتا رہتا ہوں لوگ کس کو زیادہ داد دیتے ہیں!

ستارہ: تمہارا ہیقب تو تمہارے گھر میں ہی نکلا سکندر!

سکندر: میں دیکھنا چاہتا ہوں..... کہ..... کہ اگر..... آپ کی مدد نہ ہو..... آپ ساتھ نہ ہوں تو میں کہاں تک جاسکتا ہوں!

ستارہ: اب تو کوئی وجہ نہیں ہے سکندر کہ تمہیں میرے سہارے کی ضرورت ہو۔ تم کو دو ایوارڈ مل چکے ہی..... تمہارے کئی Solo گانے ہٹ ہو گئے ہیں۔ اب ایسے

احساس کمتری کی کیا ضرورت ہے سکندر؟

سکندر: بس ہے ناں مجھے..... رہتا ہے ناں مجھے احساس کمتری..... پر میں دروازہ بند تو نہیں کر سکتا ناں اپنی مرضی سے اس کمتری کے احساس پر۔

(سکندر اٹھ کر ہاتھ روم تک جاتا ہے۔ وہاں دروازہ کھول کر لمحہ بھر کو رکتا ہے اور کہتا ہے:)

سکندر: کئی آرٹسٹ مجھ سے بہتر گاتے ہیں، میں جانتا ہوں۔ ان کے ساتھ میری Competition ہوتی ہے۔ میں انہیں برا کہتا ہوں، ان کی جڑیں کاٹتا ہوں.....

لیکن اپنی بیوی سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، اس کی جڑیں کون کاٹ سکتا ہے۔
بیوی تو بس احساس کمتری ہی بخش سکتی ہے ناں۔

(ستارہ چپ چاپ آکر پلنگ میں لیٹ جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے آہستہ آہستہ آنسو گرنے لگتے ہیں۔)

کٹ

سین 12 ان ڈور دن

(ستارہ باورچی خانہ میں بڑے انہماک سے کھانے پکھانے میں مشغول ہے۔ پاس ہی ریڈیو پڑا ہے جس پر سکندھکی آواز میں گیت نشر ہو رہا ہے۔ وہ ریڈیو کی آواز اونچی کرتی ہے، پھر مسکراتی ہے اور ہاتھ کے اشارے سے ٹائم Beat کرتی ہے۔ آخر میں دنگی میں کفگیر ہلاتی ہے۔)

کٹ

سین 13 ان ڈور دن

(پچھلے گانے کا تسلسل ستارہ سنک کے سامنے کھڑی کپڑے دھو رہی ہے۔ کموڈ پر ریڈیو پڑا ہے۔
پچھلا گانا بج رہا ہے اور وہ انہماک سے سنتی ہے۔ پھر نلکہ کھول کر کپڑے دھونے لگتی ہے۔)

کٹ

سین 14 ان ڈور دن

(اخبار پر بڑی سرخی: ”بیک گراؤنڈ سٹارہ ریٹائر ہو گئیں۔ فلمی دنیا کا تلافی نقصان۔“
 کمرہ صفحے کے نیچے جاتا ہے جس پر لکھا ہے: ”ستارہ کی فلمی گانے سے علیحدہ ہونے کی مکمل
 کہانی اندر پڑھئے“ صفحہ 42 پر“)

کٹ

سین 15 ان ڈور دن

(ستارہ صوفے پر بیٹھی ہے۔ اس کے پاس انٹرویو لینے والا ایک اخباری نمائندہ بیٹھا ہے۔
 ایک فوٹو گرافر ستارہ کی تصویر لیتا ہے۔ پھر دوسرا پوز اس کے بعد تیسرا۔ اس وقت ستارہ
 کے ہاتھ میں ننگ ہے اور وہ چادر اوڑھے بڑے گھریلو انداز میں مطمئن بیٹھی ہے۔ اس
 کے چہرے پر کوئی بکھری ہوئی کیفیت نہیں ہے۔)
 نمائندہ: (فوٹو گرافر سے) اصغر صاحب! آپ چلیں جی، میں میڈم کا انٹرویو لے کر دفتر پہنچ
 جاؤں گا۔

ستارہ: آپ چائے تو پی جائیں اصغر صاحب۔
 فوٹو گرافر: بس جی شکریہ، مجھے سٹوڈیو ذرا جلدی پہنچنا ہے۔ اچھا جی، سلام علیکم!
 ستارہ: وعلیکم السلام۔

(فوٹو گرافر جاتا ہے۔ نمائندہ کاپی پٹل لے کر انٹرویو شروع کرتا ہے۔)
 نمائندہ: ستارہ جی! آپ کا کیا خیال ہے کہ اس وقت ہماری ثقافت کا جو سسٹم ہے، کیا اس
 سے ہمارے معاشرے کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے؟
 ستارہ: بڑا مشکل سا سوال ہے آپ کا! ثقافت سے..... اگر وہ سچی ہے..... تو ہمیشہ فائدہ
 پہنچتا ہے۔

نمائندہ: سچی ثقافت سے آپ کی کیا مراد ہے ستارہ جی؟

ستارہ: مشکل یہ ہے جی کہ ثقافت ہر جگہ ہر ملک میں دو قسم کی ہوتی ہے..... ایک وہ کلچر ہوتا ہے جو خود اگتا ہے۔ ماحول سازگار ہو تو زیادہ پروان چڑھتا ہے، ناسازگار ہو تو تو ایسے بڑھتا ہے جیسے پگڈنڈی پر گھاس اگتی ہے..... ایک دوسرا نمائشی کلچر ہوتا ہے جسے ہم Mass media سے پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ شہری لوگوں کی تفریح کیلئے ہوتا ہے۔ ایسے کلچر سے نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی ہوتا ہے، جیسے لپ سنک سے نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی۔

نمائندہ: یعنی فطری کلچر اور نمائشی کلچر دو چیزیں ہیں آپ کے نزدیک؟

ستارہ: اصلی اور Genuine آرٹس کبھی کسی درس گاہ میں تعلیم پا کر آرٹس نہیں بنتا بلکہ وہ بچپن سے مصور، گلوکار، ادیب ہوتا ہے..... صرف جن ملکوں میں ماحول سازگار رہے ہیں، وہاں زیادہ آرٹس پیدا ہوتے رہے ہیں، جیسے کسی درخت میں زیادہ پھل لگتا ہے۔

نمائندہ: ستارہ جی، آپ کا کیا خیال ہے کہ ہمارے ہاں اب ماحول سازگار نہیں ہوتا جا رہا؟
ستارہ: آج کل ثقافت شہر کے پریشر گروپ کے منہ کی جیونگ گم بنی ہوئی ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ جس قدر زیادہ آپ جیونگ گم کو پھلتے ہیں، اس کی مٹھاس کم ہوتی جاتی ہے۔ جو اصلی لوگ..... میں اپنے پروفیشن کی بات کر رہی ہوں، مصوری اور ادب کی بات نہیں کر رہی..... شو مین بزنس والے جو مٹھاس ثقافت میں ڈالتے ہیں، ان کے متعلق کبھی شبہ بھی نہیں ہوتا کہ ان کا ثقافت سے دور کا تعلق بھی ہے۔

نمائندہ: میں آپ کی بات سمجھا نہیں!

ستارہ: جیونگ گم کو میٹھا کرنے والے کبھی تو ہمیں گانے بجانے والے نظر آتے ہیں، کبھی ان کے منہ رنگے دیکھ کر نوٹنکی والے یاد آتے ہیں، کبھی بھانڈ دکھائی دیتے ہیں..... دیکھئے مٹھاس بخشنے والا آرٹس اور ہوتا ہے اور Self respect کا خلعت پہنانے والا ایک اور امیر طبقہ ہوتا ہے۔ ابھی ہم فیوڈل عہد سے بہت زیادہ دور نہیں آ سکے، اسی لئے ثقافت دو حصوں میں ابھی بھی بٹی ہوئی ہے..... ایک

اصلی اور میٹھی ثقافت ہے اور دوسری نمائشی!

نمائندہ: اچھا ستارہ جی، اب میں آپ سے ایک پرسنل سوال پوچھنا چاہوں گا۔

ستارہ: زیادہ پرسنل نہ ہو!

نمائندہ: سارے ملک میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ آپ نے فلمی گانے کو خیر باد کہہ دیا

ہے تو کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ فلمی دنیا کا ماحول سازگار نہ تھا؟

ستارہ: جی نہیں، میں ایسا نہیں سمجھتی۔ میرے لئے ماحول ہمیشہ سازگار رہا۔

نمائندہ: کیا ہماری قوم نے آپ کی آرزوؤں کے مطابق آپ کی عزت نہیں کی..... کچھ

اس کی Appreciation میں کمی رہ گئی ہے!

ستارہ: میں ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہوں جس کو اس کے ہم وطنوں نے بہت زیادہ

عزت اور توقیر بخشی..... بلکہ کبھی کبھی تو مجھے اپنے Fans کی عقیدت سے خوف

آنے لگتا تھا۔ میں اس قابل نہیں کہ ان کی محبت کا شکریہ بھی ادا کر سکوں!

نمائندہ: تو پھر کیا وجہ ہے، آپ نے اتنی چھوٹی عمر میں یہ فیصلہ کیوں کر لیا ہے؟ فلمی حلقوں

میں اس بات کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ غالباً آپ کی آواز میں اچانک کچھ ایسی

تبدیلی آگئی ہے جس کی وجہ سے شاید آپ بیک گراؤنڈ Singing نہیں کر سکیں

گی۔

ستارہ: نہیں آواز ٹھیک ہے۔ دیکھئے یہ بات آپ اخبار میں مت چھاپیں۔ آپ کے

میرے پرانے تعلقات ہیں، دوستوں جیسے اس لئے میں آپ کو بتاتی ہوں کہ.....

کہ دو شاخہ کبھی مضبوط نہیں ہوتا۔ آدمی کبھی دو راستوں پر نہیں چل سکتا۔

نمائندہ: آپ کو کچھ وضاحت کرنا پڑے گی اپنے پوائنٹ آف ویو کی!

ستارہ: جب کبھی کوئی انسان اپنے لئے کوئی Cause یا

نمائندہ: ایک اور سوال

ستارہ: جی فرمائیے۔

نمائندہ: آپ کا کیا خیال ہے سکندر صاحب آپ کے بغیر شہرت کی اس چوٹی پر پہنچ پائیں

گے جہاں وہ پہنچنا چاہتے ہیں۔

ستارہ: میرا خیال ہے کہ وہ میرے ساتھ بھی وہاں پہنچ نہ پائیں گے..... اس منزل پر سب کو اکیلے ہی پہنچنا پڑتا ہے۔

کٹ

سین 16 ان ڈور دن

(سکندر سنو ڈیو میں۔ وہ مائیکروفون کے سامنے کھڑا ہے گیت شروع کر رہا ہے۔ ماتھے پر پسینہ آیا ہے گڑبڑا جاتا ہے میوزک ڈائریکٹر کٹ کہتا ہے موسیقی کا Batch رکتا ہے۔ سکندر کے چہرے پر کیمرا آتا ہے اسی چہرے پر ٹیلپ آتے ہیں۔)

(تمت)

قسط نمبر 6

کردار

ستارہ:	دو حصوں میں منقسم
سکندر:	شہرت کا متوالا
افتخار:	نوجوان خوبصورت، لالہ بالی
باپ:	ماسٹر فضل۔ پریشان اندھا آدمی
آپا:	راشدہ۔ کھلی ڈلی زبان استعمال کرنے والی۔ بے زار خاتون
عاشی:	خوبصورت ایکٹرس۔ طرحدار
ماسٹر لطیف:	طبلہ نواز
سیٹھ:	مارواڑی سیٹھ
نائیکہ:	
منظور:	

(یہ سین ایسے فلمایا جائے جیسے سکندر اور عاشی کسی سٹوڈیو میں بیٹھے rusles دیکھ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ دو تین اجنبی سے فلمی انداز کے لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ جس وقت کیرہ کھلتا ہے، سکرین ایک ٹرین تیز رفتاری سے گزرتی ہے۔ پھر یکدم خالص پنجابی فلموں کا میوزک شروع ہوتا ہے اور سکرین پر پنجابی فلم کی ہیروئن جیسا لباس پہنے ماٹوں کے باغ میں عاشی ناچ رہی ہے۔ بیک گراؤڈ میں آواز ستارہ کی ہے۔)

ستارہ: گڈیاں دامیل کرا، ربا گڈیاں چلان آلیا.....

(اس گانے کا ایک انترہ ہوتا ہے، پھر دکھاتے ہیں کہ سکندر اور عاشی بیٹھے فلم کارش پرنت دیکھ رہے ہیں۔ عاشی سکندر کی طرف Slyly دیکھ کر مسکراتی ہے۔ سکندر اسے سگریٹ آفر کرتا ہے۔ وہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔ پھر سکرین پر آتے ہیں۔ دوسرا انترہ جاری ہے۔ اب عاشی رہٹ چلا رہی ہے، پھر یہیں اچھل پھاند کر گاتی ہے۔)

گڈیاں دامیل کرا ربا گڈیاں چلان آلیا.....

کٹ

(ستارہ پلنگ پر لیٹی ہوئی عاشی کو فون کر رہی ہے۔)

ستارہ: نہیں، خدا قسم مجھے افسوس نہیں ہے۔ میں بڑی Completa زندگی بسر کر رہی ہوں۔

(وقفہ) (دوسری جانب عاشی) ہاں..... ہاں، تمہیں کیا پتہ سٹوڈیو نہ جانے میں کیا لذت

ہے..... تمہیں کیا پتہ کسی پر مکمل طور پر Dependent ہو کر کیا لطف ملتا ہے۔

(وقفہ) (اپنی اپنی..... تمہیں تو بس اپنی Self respect کی بڑی رہتی ہے۔ کیا.....؟

ہاں کچھ پرانے گانے ابھی پکچر اتر ہو رہے ہیں۔ نہیں بابا، میں نے کوئی نیا گانا ریکارڈ نہیں

کر لیا۔ مجھے تو انڈسٹری سے علیحدہ ہوئے ایک مدت ہو گئی۔ اچھا، اچھا..... اللہ کی بندی، یہ گنا بہت پرانا ہے۔ فلم اب ریلیز ہوئی ہے تو اب ہی باہر آتا تھا۔ اچھا تم جب جی چاہے، آنا اور دیکھ لینا میری زندگی میں کوئی ویکيوم نہیں ہے۔ میں اپنے کریئر کو miss نہیں کرتی۔
(اس وقت پھولوں کا بڑا سا گلدستہ اٹھائے افتخار آتا ہے۔)

افتخار: Vacume ہے نہیں تو ہو جائے گا انشاء اللہ..... بے وقوف، چمرغ، پھوہڑ عورت! یوں گھریلو عورت کا ڈھونگ رچانے سے تو سمجھتی ہے تیرے اندر کا آرٹسٹ مر جائے گا اور تو سکھ سے زندہ رہنے لگے گی۔

ستارہ: تم کو کدھر سے علم ہو گیا میرے ٹھکانے کا! لاکھ مکان بدلو، تم پیچھے پیچھے۔
افتخار: مجھے تمہاری ہر move کا پتہ چلتا رہتا ہے کیونکہ میں تمہارا فین ہوں..... تمہاری آواز کا عاشق ہوں اور اپنا اور تمہارا فرق جانتا ہوں۔

ستارہ: کیا فرق ہے تم میں اور مجھ میں؟
افتخار: جو اصلی اور نقلی پھول میں ہوتا ہے..... جو Inorganic اور organic ادویاتوں میں ہوتا ہے..... جو اصلی اور نقلی آرٹسٹ میں ہوتا ہے..... آؤر داور آمد کے تغیر میں۔ جو زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟
ستارہ: بہت..... بہت کچھ! میں ابھی لائی۔

افتخار: میں سمجھا تھا کہ ابھی نوگر فٹار ہو، زیادہ کچھ نہیں سیکھا ہو گا.....
ستارہ: (جاتے ہوئے) پتہ نہیں تمہیں مجھ سے اتنی غلط فہمیاں کیوں ہیں!
(ستارہ جاتی ہے۔ افتخار ٹیلی ویژن لگاتا ہے۔ اس میں افتخار مغلیہ لباس پہنے جہانگیر بادشاہ کی طرح قلعے میں چلتا آرہا ہے۔ اسے قلعے کے مختلف مقامات پر دکھایا جاتا ہے..... حوض کے کنارے، کبوتروں کے پاس، شیش محل میں، ایک شہہ نشین کے سامنے سوچ میں مبتلا۔
افتخار ان شاٹس میں مبالغہ آمیز Expressions استعمال کرتا ہے، جیسے بہت متذبذب ہو۔ بیک گراؤنڈ میں مصری دھن استعمال کی جائے۔)

گنا: (صرف ایک انترہ)

انصاف کی زنجیر تیرے ہاتھ میں آئی
تقدیر کی اک گھات بھی پر ساتھ میں آئی

(افتخار قالین پر چوکڑی مار کر انہماک سے ٹیلی ویژن دیکھ رہا ہے۔ خود ہی ”سبحان اللہ“ اور ”شاباش“ کہتا ہے۔ اسم وقت ستارہ آتی ہے۔ وہ پہلے ٹیلی ویژن کو، پھر افتخار کو دیکھ کر کھڑی ہوتی ہے اور ہنسنے لگتی ہے۔ یکدم ٹیلی ویژن پر اناؤنسر آتی ہے۔)

ابھی آپ پروگراموں کی جھلکیاں دیکھ رہے تھے۔ اب آپ خبروں کا انتظار فرمائیے۔

(ستارہ ہنستی ہوئی ٹیلی ویژن بند کرتی ہے۔)

افتخار: ٹیلی ویژن کیوں بند کر دیا؟

ستارہ: خبریں سنو گے؟

افتخار: کیا پتہ خبروں کے بعد وہ دوبارہ یہ گیت لگائیں.....

ستارہ: چھوڑو.....!

افتخار: ہاں دوسرے کی باری چھوڑو۔

ستارہ: یہ تم کب مغلیہ شہزادے بننا چھوڑو گے؟

افتخار: دراصل مجھے تاریخی فلموں کا شوق بڑا ہے۔ لباس سے سارا کرو فر پیدا ہو جاتا ہے

ایکٹنگ نہیں کرنی پڑتی۔ کو سٹیوم کا بڑا سہارا ہوتا ہے..... ادھر لاؤٹرالی! اٹرائی ہمیشہ

مہمان کے سامنے رکھتے ہیں اور جو چیز وہ کم کھائے مثلاً پستہ، کاجو، سوہن حلوہ وہ

اسے force کر کے کھلاتے ہیں۔ سنا! بار بار ”پلیز پلیز“ کر کے پوچھتے ہیں۔

ستارہ: یہ گاجر کا حلوہ میں نے خود بنایا ہے۔

افتخار: پھر پرے کرو اسے۔

ستارہ: کیوں؟

افتخار: تمہارا کیا کام گاجر کے حلوے سے۔

ستارہ: بڑی تعریف کر رہے تھے!

افتخار: کیوں؟

ستارہ: (قدرے شرما کر) سکندر.....

افتخار: (یکدم پلیٹ ہاتھ سے رکھ کر) سنو ستارہ! میں تمہیں آخری بار بہت genuine

قسم کی ایڈوائس دینے آیا ہوں۔ کچھ furnaces میں ٹنوں کے حساب سے
ایندھن پڑتا ہے، ایک دو من لکڑی کے جلنے سے کچھ نہیں بنتا ان کا۔
(ایک ڈونگا بڑھاتی ہے) لو!

ستارہ:

افتخار:

ڈالو خود..... سنو اور غور سے سنو! مجھے تم سے عشق ہے..... مرد اور عورت والا
نہیں، سپہ سالار اور سپاہی والا۔ مجھے معلوم ہے اگر تمہارا مورال کسی وقت ڈاؤن
ہو گیا تو پھر تم لڑ نہیں سکو گی۔ (ستارہ کا ہاتھ پکڑ کر) کوڑھی لڑکی، حوصلے سے
ڈال!

ستارہ:

افتخار:

تم مجھے اپنے راستے پر کیوں جانے نہیں دیتے؟
کچھ بھٹیوں میں گیس جلتی ہے، کچھ میں تیل، کچھ لک سے گرم ہوتی ہیں۔ مرد دار!
ایک مرد کی تعریف کب تک تجھے زندہ رکھ سکے گی؟
(عزم کے ساتھ) تمہیں کیا پتہ کوئی کوئی مرد کیسے زندگی کا تعویذ بن جاتا ہے! اس
کی ہر نظر زندہ کرتی ہے۔

ستارہ:

افتخار:

اور اگر..... وہ تم پر نظر ڈالنا بھول گیا تو؟..... پیر صاحب توجہ دینا بھول گئے تو؟

ستارہ:

افتخار:

تم چاہتے ہو میں سکندر کو بھی چھوڑ دوں؟

نہیں..... یہ وہی بھلے ادھر کر!

ستارہ:

افتخار:

(دہی پھلے پکڑاتی ہے) پھر.....؟

بس ویسے پکڑا ہو کہ اسے شبہ رہے کہ تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ ایک چیلنج کی
کیفیت..... وہ متذبذب رہے، اس کا ذہن کبھی مطمئن نہ ہو۔ وہ جہاں کہیں رہے،
تم اس کی سوچ پر حاوی رہو..... تمہارا الٹا کام ہے۔ دراصل تمہارا اگلا اچھا ہے، آئی
کیو خراب ہے۔

(فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے۔)

ستارہ:

افتخار:

لیکن کیسے؟ یہ بات کوئی اختیاری ہے؟

ہے، سولہ آنے ہے! تم دوبارہ گانا شروع کر دو Shaky ہو جائے گا دودن میں۔ یہ جو وہ
پائپ سلگا کر دودو ٹکے کی باتیں کرتا ہے، سب بھول جائیں گی اسے..... فون سن بابا!

(ستارہ فون کے پاس جاتی ہے اور فون اٹھاتی ہے۔)

ستارہ: جی..... (کوئی fake نمبر بولتی ہے) بول رہی ہوں..... ہائے سکندر.....

(اب ٹی وی سکرین دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ آدھی سکرین پر سکندر اور دوسرے حصے

پر ستارہ نظر آتی ہے۔)

اتنی دیر کیوں لگا دی تم نے؟ افتخار تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

سکندر: میں گھر نہیں آسکوں گا۔

ستارہ: کیوں؟

سکندر: میں کراچی جا رہا ہوں، سیٹھ عنایت کے ساتھ۔

ستارہ: کیوں کراچی کیوں؟

سکندر: وہ چار گانے وہاں سمندر کی لہروں کے ساتھ Open میں گونا گونا چاہتے ہیں۔

ستارہ: لو سمندر کی ہوائیں تو مانیکرو فون بلاسٹ کر دیں گی۔ ان سے کہواتنا بکھیرا نہ کریں۔

سکندر: (کھج کر) میں اب ان کو تو dictate نہیں کر سکتا ناں۔ He is the

paymaster.

ستارہ: کب آؤ گے سکندر؟

سکندر: اب دیکھو..... ہفتہ لگ جائے شاید!

ستارہ: ہفتہ؟

سکندر: شاید کم لگے..... میں سلطان کو بھیج رہا ہوں۔ تم میرا سوٹ کیس پیک کر کے اس

کے ہاتھ بھیج دو۔

ستارہ: جانے سے پہلے گھر نہیں آؤ گے؟

سکندر: سارا یونٹ تیار بیٹھا ہے۔ یہیں سے ایئر پورٹ جا رہے ہیں سب۔ اچھا خدا حافظ

(بددلی سے) Take care of your self

ستارہ: (فون رکھ کر آہستہ:) خدا حافظ!

(افتخار فلمی دھن گاتے ہوئے:)

انصاف کی زنجیر تیرے ہاتھ میں آئی

تقدیر کی اک گھات بھی پر ساتھ میں آئی

(ستارہ گم سمپاس آکر بیٹھتی ہے۔)

تم اس چغد کو کیوں بتا رہی تھیں کہ میں اس کا انتظار کر رہا ہوں؟ میں کب سے تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں تمہارے شوہر کا دوست نہیں ہوں۔

چپ کرو خدا کے لئے..... کھاؤ پیو اور جاؤ!

سنو ستارہ! دنیا کے ہر انسان کا اثاثہ ختم ہو جاتا ہے لیکن آرٹسٹ کا گلیمر اس کے آرٹ سے نکل کر خود اس کی ذات کا بنک بیلنس بن جاتا ہے۔ جب تک کوئی آرٹسٹ سیال رہتا ہے، پروڈیوس کرتا رہتا ہے تو اس کے فین پیدا ہوتے رہتے ہیں..... ایک سکندر کیا سو سکندر پیدا ہو سکتے ہیں۔ آرٹسٹ کی سالمیت اس کے آرٹ میں ہے، احمق لوگوں میں نہیں ہے۔

(دکھ سے) اب جانے دو ان باتوں کو افتخار..... ہم لوگ آدم خور پودے ہیں۔ اچھا ہی ہے، لوگ ہم سے بچے رہیں۔ لو کھاؤ..... اور پلیز خاموش رہو.....

(افتخار بیٹھا رہتا ہے۔ ستارہ کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہوتی ہے۔ اس پر کار کی آواز سہراپوز ہوتی ہے۔ کیمرا افتخار پر آتا ہے، وہ جیسے اپنے آپ سے کہتا ہے:)

واہ رب جی، صاحب جی! یہ بے چاری تو عورت پن کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی، اوپر سے اس کو آرٹسٹ بھی بنا دیا۔ اس کے کندھے تو دیکھ لئے ہوتے سر جی! (اوپر دیکھتا ہے۔)

کٹ

سین 3 آؤٹ ڈور دن

(کراچی ایئر پورٹ۔ ہوائی جہاز سے عاشی اور سکندر اترتے ہیں۔ جب وہ باہر نکلتے ہیں، ایک فوٹو گرافران کی تصویر لیتا ہے۔)

کٹ

سین 4 آؤٹ ڈور دن

(ایک sail boat میں سکندر اور عاشی جا رہے ہیں۔ دونوں نے مچھلیاں پکڑنے کے لئے بنیاں لٹکار رکھی ہیں۔ پاس ہی ریڈیو پڑا ہے جس میں ستارہ کی آواز میں غزل جاری ہے۔)
غزل (اسلم کولری)

ساتھ جب ہم سفر تھا کوئی
راستہ مختصر تھا کوئی
گفتگو میں اثر نہیں ہے
خاموشی میں اثر تھا کوئی
دور جا کر بھی پاس رہنا
مہربان کس قدر تھا کوئی

کٹ

سین 5 آؤٹ ڈور دن

(لہریں اور ساحل..... یہاں عاشی اور سکندر زندگی انجوائے کر رہے ہیں۔ عاشی اونٹ پر سوار ہے، سکندر مہار پکڑے ساحل پر جا رہا ہے۔) پچھلی غزل جاری رہتی ہے۔

کٹ

سین 6 آؤٹ ڈور دن

(کلفٹن پر جو play land ہے، اس میں عاشی اور سکندر کاریں چلا رہے ہیں اور بچوں کی طرح خوش ہیں۔)

کٹ

(شیخوپورہ سٹیشن پر ایک یکہ آکر رکتا ہے۔ اس میں سے ستارہ کا باپ تین دوسری سواریوں کے ساتھ اترتا ہے۔ پھر وہ مخصوص اندھوں کی طرح سٹیشن پر پہنچتا ہے۔ جیب سے پیسے لے کر ایک ٹکٹ خریدتا ہے اور سٹیشن میں داخل ہوتا ہے۔ اب وہ پلیٹ فارم پر ایک ایسی جگہ کھڑا ہوتا ہے جس کے بیک گراؤنڈ میں شیخوپورہ کا پورا سٹیشن ہے۔ اس وقت ایک گاڑی آتی ہے۔ ستارہ کا باپ پر امید طریقے سے ٹرین کی جانب دیکھتا ہے۔ ٹرین رکتی ہے۔ وہ اتنی اندرونی حس سے جیسے کسی کا منتظر ہے۔ سواریاں چڑھتی اترتی ہیں۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں ٹرانسٹر ہے جس پر یہ گانا چل رہا ہے: گڈیا دامیل کرار باگڈیاں چلان آلیا..... باپ کھڑا رہتا ہے۔ ٹرین چلی جاتی ہے۔)

ڈزالو

(باپ چپ چاپ کھڑا ہے۔ پلیٹ فارم خاموش ہے۔ ایک اور ٹرین گزرتی ہے۔) (باپ کے چہرے پر کئی ٹرینیں آتی جاتی ہیں، یعنی سپر امپوز کی جاتی ہیں۔ اس کی آنکھوں میں گہرا انتظار ہے۔ ان تمام مناظر پر یہ گیت جاری رہتا ہے: گڈیاں دامیل کرار با۔ گڈیاں چلان آلیا.....)

کٹ

(چھپنے کا وقت ہے۔ ایک یکہ اونچے نیچے ٹپے میں جا رہا ہے۔ ارد گرد ہرے بھرے کھیت، خوبصورت کیکر کے درخت ہیں۔ ایک جگہ جو منظر کے اعتبار سے بہت دیہاتی ہو،

وہاں تا نگہ رکھتا ہے۔ باپ اتر کر کندھے سے کپڑا اتارتا ہے، گھاس پر بچھاتا ہے اور نماز کی نیت کرتا ہے۔)

کٹ

سین 9 ان ڈور گہری شام

(دیہات کا آنگن۔ آپالائین اٹھائے آتی ہے اور اسے میز پر رکھتی ہے۔ آپالنے اس وقت لاچاقیص پہن رکھی ہے اور پوری چودھراکین لگ رہی ہے۔)

منظور.....وے کا کا منظور!

(اندر سے ایک مزارعہ آتا ہے جو اسے ساہے لیکن اور ایکٹنگ نہیں کرتا۔)

آپا: پھر پتہ لگا کچھ اباجی؟

منظور: دور پار کوئی پتہ نہیں جی..... کھالے ٹوئے، بے اتنے ہیں کہ چھ فٹے جوانوں کا پتہ نہیں چلتا، اباجی تو بے چارے انھے بھی ہیں، خیر سے۔

آپا: سردار کہتا ہے کہ جب وہ سٹیشن پر گیا ہے تو اس نے اباجی کی شکل کا ایک آدمی دیکھا تھا وہاں۔

منظور: دیکھا ہو گا بی بی جی..... اس شکل کے عام آدمی ہوتے ہیں، سب جگہ ملتے ہیں۔

آپا: اچھا..... عاصم کہاں ہے؟

منظور: لوہاروں کی حویلی میں بیٹھا تاش کھیل رہا ہے۔ دوانی پی..... چوانی کوٹ..... اٹھائی سٹی۔

آپا: تو نے اسے بتایا نہیں کہ اباجی بلارہی ہیں؟

منظور: (ہنستا ہے) وہاں مرن مارن کی بازی لگی ہوئی ہے..... وہاں اباجی کو کون پوچھتا ہے!

(آپادکھ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھتی ہے۔)

آپا: میں بھی کس پریشانی میں پھنس گئی ہوں ان سب کو ساتھ لاکر!